بطخوں کی افزائش

اقتصادی نقطہ نظر سے انڈے یا گوشت کی پیداوار حاصل کرنے کے لئے بطخیں پالنا انتہائی منافع بخش کاروبار ہے۔ مندرجہ ذیل نکات بطخیں پالنے کے کاروبار کو مرغبانی سے زیادہ نفع بخش اور اہم بنا دیتے ہیں۔

1- بطخیں مرغیوں کی نسبت چالیس سے پچاس انڈے زیادہ دیتی ہیں (300 انڈے سالانہ اور ایک ہزار زندگی میں)

2- بطخ کے انڈے مرغی کے انڈوں سے پندرہ سے بیس گرام زیادہ وزنی ہوتے ہیں

3- بطخیں مرغیوں کی نسبت کم توجہ طلب ہیں

4- یہ اپنی مخصوص خوراک کی عادات کی بدولت گھاس کھانے سے اپنی جسمانی ضروریات پوری کر لیتی ہیں۔ اس لئے یہ مرغیوں کی نسبت سستی پل جاتی ہیں۔

5- بطخیں کافی سخت جان ہوتی ہیں۔ اِن میں بہت سی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت موجود ہوتی ہے۔ اس لئے اِن میں شرح اموات مرغیوں کی نسبت کم ہوتی ہے۔

6- بطخوں کے بچے بالخصوص نر مرغی کے چوزوں کے مقابلے میں جلد نشوونما پا کر زیادہ وزن حاصل کر لیتے ہیں۔

7- دریائی کناروں پر واقع نشیبی اور دلدلی علاقوں میں جہاں مرغیاں یا دوسرے جانور پرورش نہیں پا سکتے، بطخوں کی پرورش کے لئے بہترین جگہ ہوتی ہے۔

8- بطخیں تین سے چار سال تک انڈے دیتی رہتی ہیں۔

نسلیں

بطخوں کی نسلوں کو تین بڑی اقسام میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

1- گوشت کے لئے سفید پیکن۔ ایلسری۔ مسکوی۔

2- انڈوں کے لئے انڈین رنر

3- ہر دو مقاصد کے لئے خاکی کیمبل۔

1- گوشت والی نسلیں

یہ نسل گوشت کے لئے کافی موزوں ہے۔ آٹھ ہفتوں کی عمر میں ان کا وزن 3.2 کلوگرام ہو جاتا ہے۔ اس نسل کا اصل وطن تو چین ہے لیکن ایک صدی پہلے سے یہ نسل ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پھیل چکی ہے۔ اس کے پَر بڑے، سفید اور انڈے سفیدی مائل ہوتے ہیں۔ جوان نر کا وزن عموماً چار کلوگرام اور مادہ کا وزن 3.75 کلوگرام ہوتا ہے سال میں مادہ 160 اِنڈے دیتی ہے۔ چونکہ یہ نسل بڑی ڈرپوک ہوتی ہے۔ اس لئے اس سے زیادہ انڈوں کے حصول کے لئے ان سے نرم برتاؤ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایلسری

یہ برطانیہ کی مشہور نسل ہے۔ اس کی کلغی سفید، ٹانگیں چھوٹی لیکن مضبوط پیلے رنگ کی ہوتی ہیں۔ اس کے انڈے نشاندار سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ بالغ نَر کا وزن چار کلوگرام اور مادہ کا 3.75 کلوگرام ہوتا ہے۔ اس نسل کے بچے آٹھ ہفتے کے اندر فروخت کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اس کے گوشت کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ یہ نسل بھی سفید پیکن بطخ کی طرح نرم اور گداز ہوتی ہے۔

مسکوی

اس نسل کا آغاز جنوبی امریکہ میں ہوا اور اب یہ یورپ میں خاصی مشہور ہو گئی ہے۔ اس کی بہت سی اقسام ہیں لیکن سفید مسکوی سب سے مشہور ہے۔ اس کا گوشت نسبتاً زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ جوان نر کا وزن 4.5 کلو گرام اور مادہ کا وزن 3.2 کلوگرام ہوتا ہے۔ یہ نسل انڈے دینے کے لئے بھی مشہور ہے اور سال میں چالیس سے پچاس انڈے دیتی ہیں۔ اس کی مادہ ایک وقت میں تیس بچوں کو پال سکتی ہے۔ اس کی کھال سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ اور 17 ہفتے کی عمر میں اس سے گوشت حاصل کرنی کے لئے مارکیٹ میں لایا جا سکتا ہے۔

2- انڈے دینے والی نسلیں

انڈین رنرز

اس نسل کو جنوبی یورپ میں فروغ مِلا۔ انڈے دینے کے لحاظ سے یہ خاکی کیمبل سے دوسرے درجے پر ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

وائٹ پینل
خان
وائٹ

ان تمام نسلوں کے پاؤں سُرخی مائل سنگترے کے رنگ کی طرح ہوتے ہیں۔ اور یہ نسبتاً سیدھی کھڑی ہوتی ہیں۔ یہ نسل عموماً چھ ماہ کی عمر میں انڈے دینے شروع کر دیتی ہے اور سال میں تقریباً 250 انڈے دیتی ہیں۔ آٹھ عدد مادہ بطخوں کے لئے ایک عدد نر بطخ نسل کشی کے انڈوں کے لئے درکار رہوتا ہے۔ نر بطخ تقریباً ایک ماہ پہلے مادہ بطخوں کے ساتھ چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔

ہر دو مقاصد والی نسل

خاکی کیمبل:

اس نسل کی جائے پیدائش انگلینڈ ہے۔ اس کے نر کی دم، گردن، سر اور کمر کا نچلا حصہ بھورا ہوتا ہے۔ چونچ سبز اور ٹانگیں گہرے پیلے رنگ کی ہوتی ہیں۔ مادہ میں سر بھورے اور کلغی خاکی رنگ کی طرح ہوتی ہے۔ یہ نسل انڈوں کی پیداوار کے لئے خاص طور پر مشہور ہے اور اس کی سالانہ صلاحیت تقریباً 365 انڈوں کے قریب ہے یہ نسل گوشت کے لئے بھی موزوں ہے اور دو ماہ میں چار پونڈ وزن حاصل کرتی ہے۔

بطخوں کی رہائش

بطخ چونکہ پانی کا جانور ہے۔ اس لئے اس کے لئے ایسی جگہ جس کے نزدیک جوہڑ یا مصنوعی تالاب ہوں زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ ایسی جگہ کی مٹی نمدار اور ریتلی ہوتی ہے۔ جوہڑوں میں مچھروں کی افزائش کم کرنے کے لئے بھی بطخیں پالی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر تالاب میں جلد موٹی ہونے والی مچھلیاں پالی جائیں تو بطخوں کی بیٹ مچھلیوں کی خوراک بن سکتی ہے۔ جوہڑوں اور تالابوں کو چالیس مربع فٹ کے حساب سے بنایا جائے۔ جس میں بطخ کو پانچ مربع فٹ کے حساب سے جگہ میسر ہو۔ کمرے کے اندر پرالی بھوسے یا ریت کا فرش ہو اور فرش پر سائز کے حساب سے دو تا تین فٹ فی بطخ جگہ دینی چاہیئے۔ بطخوں کے کمرے تالاب سے پندرہ فٹ کے فاصلے پر ہوں بطخیں رات کے وقت گھونسلوں میں انڈے دیتی ہیں۔ اس لئے انڈوں کے لئے ڈیڑھ فٹ گہرا اور ایک فٹ

اونچا گھونسلہ ہو۔ اس کا ایک گھونسلہ تین یا چار بطخوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔ چونکہ بطخیں اُڑ نہیں سکتیں۔ اس لئے دن میں کمروں کی کھڑکیاں کھلی رکھیں۔ گیلی پرالی بدلتے رہیں۔ بطخوں کو رات کے وقت دانے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

تالاب

صحت مند بطخوں کے لئے تیرنے والے پانی کی موجودگی لازم و ملزوم نہیں، وہ تیراکی کے بغیر بھی زندہ رہ سکتی ہیں تاہم بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تیرنے کے لئے پانی کی موجودگی سے نسل کشی کے بہتر نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں تاہم تھوڑے سے پانی کی لازمی موجودگی کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ بصورت دیگر بطخوں کی حالت غیر ہو جاتی ہے۔ ان کے پر خشک ہو جاتے ہیں اور پانی کی شدید قلت میں پروں میں مٹی جم جاتی ہے اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ چپک جاتے ہیں جس کی وجہ سے بطخیں دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ یہ حالت مزید خراب ہو جاتی ہے جب بارش نہ ہو تو بطخوں کو شیڈ میں بند کر دیا جائے۔

تالاب کی اقسام

اگر قدرتی تالاب دستیاب ہو تو اس کا نظام نکاس قدرتی ہوتا ہے اور یہ بارش وغیرہ سے بھرتا رہتا ہے۔ دوسری طرف مصنوعی تالاب کو باقاعدگی سے صاف کرنا اور تازہ پانی بھرنا بہت ضروری ہے۔

1- تیار شدہ تالاب

فائبر گلاس کے تیار شدہ تالاب خرید کر بطخوں کو تیراکی کا موقع فراہم کیا جاسکتا ہے۔

2- PONDS MADE WITH LINERS

مناسب خطہ زمین کو کھود کر اس کے چاروں طرف اور نیچے پولی تھین یا پی وی سی یا Butyl لگا کر اس میں پانی کے اخراج کو روکا جاسکتا ہے۔

3- کنکریٹ والے تالاب

کنکریٹ والا تالاب اگرچہ دوسرے تالابوں سے مہنگا ہے اور اس کی تعمیر وقت طلب کام ہے تاہم یہ سب سے بہتر ہے۔

مطلوبہ خطہ زمین میں گڑھا کھودنے کے بعد

1- تین سے چار انچ کنکریٹ کی تہ بچھائی جاتی ہے۔ (سیمنٹ ریت بجری کے سخت آمیزے سے)

2۔ پہلی تہ کے خشک ہونے کے بعد تین انچ موٹائی کی دوسری تہ بچھائی جاتی ہے اور اگر ممکن ہو تو دیواروں کو بھی پلستر کیا جا سکتا ہے۔ کنکریٹ کے خشک ہونے سے پہلے اس میں CRISS CROSS نشان لگا دیئے جاتے ہیں۔

3۔ آخر میں سیمنٹ کے آمیزے سے فنشنگ کر دی جاتی ہے اور اس میں کوئی واٹر پروف چیز شامل کی جاتی ہے۔ ریت کے آخری تہ بچھاتے وقت جلد از جلد کام نپٹانے کی کوشش کرنی چاہیئے تا کہ بہتر فنشنگ ممکن ہو سکے۔ کنکریٹ کو ایک ہفتے تک خشک ہونے دیا جائے۔ جب یہ اچھی طرح خشک ہو جائے تو پانی بھر دیا جائے۔ پانی کو مناسب وقفے سے تبدیل کرتے رہنا چاہیئے چونکہ کنکریٹ میں سے چونے کی کافی مقدار اس میں شامل ہوتی رہتی ہے تالاب کے اِرد گرد سبزہ اُگانے سے بطخوں کے لئے مزید پُرکشش ہو جاتا ہے۔

خوراک

بطخوں کی خوراک کا انحصار سال کے مختلف موسموں کے علاوہ اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ انڈے دے رہی ہیں یا نہیں۔ اگر بطخوں کو مکمل طور پر کمرشل خوراک پر پالا جا رہا ہو تو وہ چار اونس خوراک روزانہ کھا لیتی ہیں لیکن گھاس اور دیگر قدرتی خوراک کی موجودگی میں کمرشل خوراک کی مقدار کو کم کیا جا سکتا ہے۔ خوراک کی یہ مقدار حتمی نہیں، اگر بطخوں کو اُن کی مرضی کے مطابق جی بھر کے خوراک دی جائے تو "انڈر فیڈنگ" کے امکانات معدوم ہو سکتے ہیں۔ تاہم اس طرح وہ ہر چیز کھا کر سُست ہو جائیں گی۔ عام طور پر ایسا نہیں ہوتا اور بطخوں کو قدرتی خوراک کے ساتھ کمرشل خوراک دی جاتی ہے۔ نوعمر بطخوں کی خوراک پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اُن کی خوراک میں لحمیات کی مقدار زیادہ ہونی چاہیئے۔

مکئی، گندم، جوار، چوکر بطور اناج، مچھلی کا چورا، خشک گوشت، خون اور اوجھڑی بطور لحمیات اور سرسوں یا پالک، برسیم اور اسی طرح کی دیگر سبزیاں، بطخوں کی خوراک کے اہم اجزا ہیں چونکہ بطخوں کے لئے کوئی کمرشل فیڈ دستیاب نہیں لہذا کسی ماہر امور خوراک سے حاصل کردہ فارمولے کے تحت فیڈ تیار کرائیں۔ پہلے دو ہفتے

راشن جس میں اٹھارہ تا بیس فی صد لحمیات ہوں اور اُن کی انرجی کے ساتھ نسبت 1:160 ہو کھانے کو دیں۔ دو تا چھ ہفتے تک گروپ (Grower) راشن جس میں پندرہ فی صد لحمیات ہوں اور ان کی انرجی کے ساتھ نسبت 1:140 ہو اور چھ ہفتے سے فروخت تک فنشنگ راشن جس کی لحمیات تیرہ فیصد اور لحمیات کی نسبت توانائی کے ساتھ 1:160 ہو کھانے کو دیں۔ انڈوں کے لئے رکھی جانے والی بطخوں کو 17 فی صد لحمیات والی خوراک دیں۔ اگر خوراک پیلٹس (PELLETS) اور کرمبس (CRUMBS) کی شکل میں دی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ خوراک ٹرے نما کھلے برتن میں دیں تا کہ بطخیں اپنی چونچ کے مطابق کھا سکیں پینے کے لئے صاف اور تازہ پانی وافر مقدار میں دیں۔

پانی اور خوراک کی فراہمی کے ساتھ سیپیاں (OYSPERGRIT) کی مسلسل سپلائی بھی بہت ضروری ہے خصوصی طور پر جب انڈے دینے والی بطخیں رکھی جائیں۔ گھریلو سطح پر خوراک کی تیاری کے لئے اجزا کو ملانے سے پہلے ان میں لحمیات کی مطلوبہ مقدار کی موجودگی کے متعلق پُر اعتماد ہونا چاہیئے اور اس سلسلے میں سرمائے اور سٹوریج کی سہولیات، گرائیڈنگ اور مکسنگ کی مشینری کے ساتھ ساتھ فنی مہارت بہت اہم ہے۔

تازہ پانی کی مسلسل فراہمی کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے۔ یہ بطخوں کی زندگی کے لئے بہت اہم ہے۔

نسل کشی

عمدہ نسل کشی کے لئے ہر سال جوان پرندوں کا انتخاب کرنا ضروری ہے۔ ایک نر 6 مادہ پرندوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔ بطخ سات ماہ میں جنسی لحاظ سے جوان ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس عمر سے پہلے نسل کشی نہ کروائی جائے ورنہ اس کے نتیجے میں انڈے نسبتاً چھوٹے ہوں گے۔ 6 سے 7 ہفتوں کی عمر میں نر اور مادہ بچوں کے درمیان آوازوں کے فرق کی وجہ سے امتیاز کیا جا سکتا ہے۔ نسل کشی کے لئے پرندے ایسے آباؤ اجداد سے ہوں جو اپنے وقتوں میں انڈے دینے کے لیے مشہور رہوں لیکن نسل کشی کے لئے بہت بھاری اور بھدّی شکل کے پرندے منتخب نہ کئے جائیں۔ ورنہ زیادہ انڈے حاصل نہ ہو سکیں گے۔

انڈوں کے اجزائے ترکیبی

خاکی کیمبل کے انڈوں پر جو تجربات ہوئے ہیں ان کے مطابق انڈے 6 حصے سفیدی، 3 حصے زردی اور ایک حصہ خول ہوتا ہے۔ انڈے کا وزن عموماً 58.73 گرام سے 80 گرام تک ہوتا ہے۔

انڈوں کی دیکھ بھال

بطخیں عام طور پر صبح سات بجے سے پہلے انڈے دے دیتی ہیں۔ اس لئے جو بطخیں انڈے دے چکیں۔ انہیں باہر نکال کر ان کے انڈے اکٹھے کرلیں تا کہ وہ ٹوٹ نہ جائیں۔ جن بطخوں نے ابھی انڈے دینے ہوں انہیں چند گھنٹوں کے لئے رہنے دیں۔ انڈوں کو ٹھنڈے پانی کی بجائے گرم پانی سے دھویا جائے۔ ورنہ انڈوں کے خول کے مساموں میں پھپھوندی لگ کر انڈوں کو خراب کر دیتی ہے۔ انڈے دھونے کے لئے 110 درجے فارن ہائیٹ سے 115 درجے فارن ہائیٹ کا پانی سب سے بہتر ہے۔ انڈے انکوبیٹر میں سیٹ کرنے سے پہلے 56 F° درجہ حرارت اور 80 فیصد نمی والی جگہ پر رکھیں۔

انڈے سینا

مسکوی نسل کے بچے پچیس دنوں کے بعد اور دیگر نسل کی بطخوں کے بچے 28 دنوں کے بعد نکلتے ہیں۔ انڈے سینے کے لئے مسکوی نسل بہتر رہتی ہے۔ دیگر نسلیں انڈے نہیں سیتیں یا اس مقصد کے لئے کڑک مرغی استعمال ہوتی ہے۔ بطخ کے انڈے مرغی کے انڈوں سے سینے میں ایک ہفتہ زیادہ لیتے ہیں۔ اس لئے ایسی مرغی کا انتخاب کریں جسے انڈے سینے کا تجربہ ہو۔ اس دوران میں دانہ پانی مرغی کے قریب رکھا جائے تا کہ خوراک تلاش کرنے کے دوران انڈے ٹھنڈے نہ ہو جائیں۔

بچوں کی پرورش

سینے کے بعد بچوں کو فوراً آرام دہ جگہ منتقل کر دیا جائے۔ اس دوران انہیں سردی نہ لگنے پائے۔ شیڈ میں دانے پانی کا انتظام کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ایسا کمرہ استعمال کیا جائے جہاں سرد ہوا بچوں کو براہ راست نہ لگے۔ تازہ ہوا کا گزر ضروری ہے۔ کمرے کا فرش پرالی بچھا کر تیار کیا جائے۔ کمرے کے فرش سے 4 انچ جگہ چھوڑ کر 3/4 انچ سوراخوں والی جالی لگا دی جائے۔ تو بطخیں بیٹ کی وجہ سے گندی نہیں ہوتیں اور نمی سے بچی رہتی

ہیں۔ اگر بطخیں تھوڑی تعداد میں ہوں تو گھاس یا پرالی کا فرش بہتر ہے۔ لیکن اس میں نمی نہ ہو۔ تین ہفتوں کے بچوں کے لئے 1/2 مربع فٹ جگہ فی پرندہ کے حساب سے درکار ہوتی ہے۔ سات ہفتوں کی عمر کے بچوں کے لئے 2.5 مربع فٹ کے حساب سے جگہ درکار ہوتی ہے۔ بطخوں کے بچے بڑی تیزی سے بڑھتے ہیں۔ ان بچوں کو ایک ماہ تک مصنوعی حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ حرارت پہنچانے کے لئے بجلی کے ہیٹر۔ گیس اور کوئلے کے چولہے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ شروع میں درجہ حرارت° 90 فارن ہائیٹ ہو۔ ایک ماہ کی عمر تک ہر ہفتے 5 درجے کم کرتے رہیں۔ اس عرصے تک بچوں کے پر نکل آئیں گے۔ اس عمر سے پہلے وہ سردی اور بارش برداشت کرنے کے قابل نہیں رہتے لیکن اس کے بعد باہر پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ بطخوں کے بچوں کو ہر وقت پانی کی ضرورت رہتی ہے۔ اس کے لئے خودکار پانی کا برتن استعمال کریں تاکہ پانی گندا نہ ہو، پانی ہر روز تبدیل کرتے رہیں۔ عام حالات میں ایک ماہ کے بعد بچوں کے لئے زیادہ احتیاط کی ضرورت نہیں رہتی۔ البتہ سخت سردیوں میں انہیں 5 سے 7 ہفتے تک کمرے میں رکھنا چاہیئے۔ اگر بطخیں ایک دوسرے کے پر نوچیں تو اُن کے رہنے کی جگہ فی پرندہ بڑھا دی جائے اور اُن کی اوپر والی چونچ کاٹ دی جائے۔ ایک عام بلب سو مربع فٹ جگہ روشن کرنے کے لئے کافی ہے۔

جراثیم کش ادویات کا استعمال

جراثیم انڈوں کے خول کے ذریعے مساموں سے داخل ہوکر انڈوں کی خرابی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس لئے انڈوں کو بارہ گھنٹے انکوبیٹر میں رکھنے کے بعد سو مکعب فٹ جگہ کو جراثیم سے پاک کرنے کے لئے ساٹھ گرام پوٹاشیم پرمینگنیٹ ایک اِنچ اونچے اور آٹھ اِنچ قطر کے پیالے میں رکھ کر انکوبیٹر میں رکھیں۔ اسمیں 80 سی سی فارملین ڈالیں۔ بیس منٹ تک کمرہ اچھی طرح بند رکھیں۔ اس کے بعد دروازے کھڑکیاں کھول دیں خیال رہے کہ اس عمل سے انڈوں کو گرمی نہ پہنچے۔ انڈوں کو رکھنے کے 24 سے 36 گھنٹے کے دوران یہ عمل نہ کیا جائے۔ بچے نکلنے کے بعد اس جگہ کو اسی طرح جراثیم سے پاک کیا جائے۔ FUMIGATION کے دوران انکوبیٹر یا کمرے کی ہوا کو نہ سونگھا جائے جراثیم کش عمل پورا ہونے کے بعد محلول کو مشین سے باہر نکالیں اور دروازے کھڑکیاں کھول دیں۔

بطخوں کی چند بیماریاں

اگر بطخیں تھوڑی تعداد میں ہوں تو اُن کو بیماری کم لگتی ہے لیکن اگر زیادہ تعداد میں ہوں تو بیماری زیادہ لگتی ہے۔ پیکن اور رنرز کی نسبت مسکوی نسل کی بطخیں کم بیمار ہوتی ہیں۔

جگر کی سوزش

اس بیماری سے جوان بطخوں کا جگر سخت ہو جاتا ہے۔ پیٹ کے خلاء میں آبی مادے زیادہ ہو جاتے ہیں، اس کا کوئی علاج نہیں۔ اس کے پھیلنے سے 80 سے 90 فیصد اموات واقع ہو جاتی ہیں۔

باچُولزم

اس بیماری سے نوجوان بطخیں متاثر ہوتی ہیں۔ بیمار پرندہ اپنی مرضی سے گردن نہیں ہلا سکتا۔ ایسا پرندہ تیرتے وقت اکثر اوقات ڈوب کر مر جاتا ہے۔ اس بیماری کے جراثیم گندی سبزی وغیرہ کھانے سے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے پرندوں کو گلی سڑی اشیاء نہ دی جائیں۔

ہیضہ

یہ بیماری ہر عمر کی بطخوں کو لگ سکتی ہے۔ اس بیماری سے بچاؤ کے لئے بطخوں کی رہائش گاہوں کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے اس مرض کے جراثیم مردہ پرندوں، مکھیوں اور جنگلی پرندوں کے ذریعے پھیلتے ہیں۔ ایسے مردہ پرندوں کو جلا دیا جائے یہ بیماری زیادہ عرصے تک پھیلتی ہے۔

آنتوں کی سوزش

یہ بیماری بھی زیادہ عرصہ تک رہتی ہے۔ بطخوں کی پرالی خشک رکھیں۔ زیادہ کیچڑ نہ ہونے دیں۔ اس بیماری سے پرندے کو دست آتے ہیں۔ نتھنوں سے پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ بیماری کی علامات 3 سے 7 دن تک ظاہر ہو کر مزید 4 دن تک رہتی ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا پرندوں کو صحت مند پرندوں سے الگ رکھا جائے۔

خونی پیچش

یہ بیماری عموماً بچوں کو لگتی ہے۔ بیمار بچے سُست ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ خون ملے اسہال کرتے ہیں اور کمزور ہوتے جاتے ہیں۔

نمونیا

شروع شروع میں بیمار بطخوں کے نتھنوں سے پانی بہتا ہے۔ جو بعد میں گاڑھا لیس دار ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات آنکھوں پر سوزش آ جاتی ہے۔ سانس لینے میں بھی دشواری ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی سانس کی آوازیں آتی ہیں۔ اس کے لئے پنسلین کے ٹیکے مفید ثابت ہوتے ہیں۔

تحقیق:

لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ پنجاب

نوٹ

یہ تکنیکی معلومات قومی وصوبائی زرعی تحقیقاتی وتوسیعی اداروں کے زرعی سائنس دانوں/زرعی ماہرین کی سالہا سال کی تحقیقات وتجربات سے ماخوذ ھیں۔